## لجواب بعون ملهم الصواب

(۱) انسان یا خنزیر کے بالوں کی وگ لگانا/لگوانا جائز نہیں، انکے علاوہ کسی جانور کے بالوں کی وگ لگوانا یا مصنوعی بالوں کی وگ لگانا اور لگوانا جائز ہے، بشرطیکہ کسی کو دھوکہ نہ دیا جائے۔

فی الفتاوى الهندية - (٥ / ٣٥٨)

وَوَصْلُ الشَّعْرِ بِشَعْرِ الْآدَمِيِّ حَرَامٌ سَوَاءٌ كَانَ شَعْرَهَا أَوْ شَعْرَ غَيْرِهَا كَذَا فِي الِاخْتِيَارِ شَرْحِ الْمُخْتَارِ وَلَا بَأْسَ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَجْعَلَ فِي قُرُونِهَا وَذَوَائِبِهَا شيئا من الْوَبَرِ كَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانْ فِي جَوَازِ صَلَاةِ الْمَرْأَةِ مع شَعْرِ غَيْرِهَا الْمَوْصُولِ اخْتِلَافٌ بَيْنَهُمْ وَالْمُخْتَارُ أَنَّهُ يَجُوزُ كَذَا فِي الْغِيَاثِيَّةِ

وفى فتح القدير - (٦ / ٤٢٦)

فالواصلة هي التي تصل الشعر بشعر النساء والمستوصلة المعمول بها بإذنها ورضاها وهذا اللعن للانتفاع بما لا يحل الانتفاع به ألا ترى أنه رخص في اتخاذ القراميل وهو ما يتخذ من الوبر ليزيد في قرون النساء للتكثير فظهر أن اللعن ليس للتكثير مع عدم الكثرة وإلا لمنع القراميل ولا شك أن الزينة حلال قال الله تعالى قل من حرم زينة الله التى أخرج لعباده فلولا لزوم الإهانة بالاستعمال لحل وصلها بشعور النساء ايضا وفي الحديث لعن الله النامصة والمتنمصة أيضا والنامصة هى التى تنقش الحاجب لترقه والمتنمصة التى يفعل بها ذلك

(۲) اگر وگ کے بال جسم کے ساتھ پیوست ہو جائیں، اور وہ جسم سے الگ نہیں ہو سکتے تو اسپر مسح جائز ہے، اور اگر یہ بال جسم کے ساتھ مستقل پیوست نہ ہوں، جب چاہیں لگالیں اور جب چاہیں ہٹا دیں تو اسپر مسح جائز نہیں۔ اس لئے وضو میں انکو ہٹا کر سر پر مسح کرنا ضروری ہے نیز فرض غسل میں بھی انکو ہٹا کر سر میں اور سر کے بالوں میں پانی پہنچانا لازم ہے۔

(۳) انسانی بالوں اور خنزیر کے بالوں کو اپنے جسم کے ساتھ لگوانا بہر حال ناجائز ہے، انکے علاوہ بوقت ضرورت اور حاجت کسی جانور یا مصنوعی بال جو ناپاک نہ ہو اسے لگوانے یا بالوں کو کسی خاص محلول سے سر میں چپکانے کی گنجائش ہے، جبکہ دھوکہ دہی نہ ہو، پھر جن بالوں کو لگوانا اور چپکانا جائز ہے ان میں جسم کے ساتھ پیوست کر کے مستقل طور پر لگوالینا بھی جائز ہے اور عارضی طور پر بھی، پھر اگر جسم کے ساتھ مستقل پیوست ہو جائیں اور وہ جسم

سے بغیر کاٹے یا اکھارے الگ نہ ہو سکتے ہوں تو ان پر وضو میں مسح جائز ہے اور غسل میں بھی یہ رکاوٹ نہیں بنیں گے، لیکن اگر جسم کے ساتھ مستقل پیوست نہ ہوں بلکہ عارضی ہوں کہ جب چاہیں نکالے جاسکتے ہوں تو ان پر مسح جائز نہیں نیز ایسے بال اگر غسل کے دوران سر میں پانی پہنچنے میں رکاوٹ ہوں تو فرض غسل کے وقت انہیں اتار کر پانی پہنچانا لازم ہوگا۔

فی بدائع الصنائع في ترتیب الشرائع - (۱۲۵/۵)

وَيُكْرَهُ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصِلَ شَعْرَ غَيْرِهَا من بَنِي آدَمَ بِشَعْرِهَا لِقَوْلِهِ عليه السلام لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَلِأَنَّ الْآدَمِيَّ بِجَمِيعِ أَجْزَائِهِ مُكَرَّمٌ وَالِانْتِفَاعُ بِالْجُزْءِ الْمُنْفَصِلِ منه إهَانَةٌ له وَلِهَذَا كُرِهَ بَيْعُهُ وَلَا بَأْسَ بِذَلِكَ من شَعْرِ الْبَهِيمَةِ وَصُوفِهَا لِأَنَّهُ انْتِفَاعٌ بِطَرِيقِ التَّزَيُّنِ بِمَا يَحْتَمِلُ ذلک وَلِهَذَا احْتَمَلَ الِاسْتِعْمَالَ في سَائِرِ وُجُوهِ الِانْتِفَاعِ فَكَذَا في التَّزَيُّنِ

وفی مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر - (۲۲۳/٤)

ويكره وصل الشعر بشعر آدمي سواء كان شعرها أو شعر غيرها لقوله عليه الصلاة والسلام لعن الله الواصلة والمستوصلة الحديث

(۴) بذریعہ سرجری ( Hair Transplantation ) آدمی کے اپنے گردن کے بال (Follicle یعنی بال کی جڑوں کے ساتھ جڑی ہوئی کھال نکال کر بطورِ علاج اپنے سر میں لگوانے کی گنجایش ہے اور اس کی بقدرِ ضرورت گنجائش ہے، لھٰذا اگر کسی کے سر کے بال کسی مرض کی وجہ سے یا قدرتی طور پر وقت سے پہلے گر گئے ہوں اور بالوں کو اگانے کے لئے اور کوئی طریقۂ علاج نہ ہو تو اس صورت میں مذکورہ ٹرانسپلانٹ بطورِ علاج اختیار کرنے کی گنجائش ہے؛ کیونکہ یہ ازالۂ عیب اور علاج ہے، البتہ چونکہ بڑھاپے میں مرد کے لئے بال نہ ہونا یا کم ہونا اس درجے کا عیب شمار نہیں کیا جاتا جس کی وجہ سے مذکورہ ٹرانسپلانٹ کرانے کی اجازت ہو اس لئے ایسے شخص کے لئے مذکورہ ٹرانسپلانٹ کی گنجائش معلوم نہیں ہوتی۔ واضح رہے کہ مذکورہ ٹرانسپلانٹ کے ذریعہ اگر بال اصل بال کی طرح بدن کا حصہ بن جاتے ہوں تو ان پر وضو اور غسل بھی جائز ہوگا اور احرام سے حلال ہونے کے لئے انہی بالوں کو کترانا (قصر کرنا) اور مونڈانا بھی واجب ہوگا۔



قال فی الدر المختار:

"العضو المنفصل من الحی کمیتته کالاذن المقطوعة والسن الساقطة الا فی حق صاحبه

فطاهر وان کثر"

وفی بدائع الصنائع - (۱۳۳/۵)

وَلَوْ سَقَطَ سِنُّهُ يُكْرَهُ أَنْ يَأْخُذَ سِنَّ مَيِّتٍ فَيَشُدُّهَا مَكَانَ الْأُولَى بِالْإِجْمَاعِ وَكَذَا يُكْرَهُ أَنْ يُعِيدَ تِلْكَ السِّنَّ السَّاقِطَةَ مَكَانَهَا عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمَا اللَّهُ وَلَكِنْ يَأْخُذُ سِنَّ شَاةٍ ذَكِيَّةٍ فَيَشُدُّهَا مَكَانَهَا وقال أبو يُوسُفَ رَحِمَهُ اللَّهُ لَا بَأْسَ بِسِنِّهِ وَيُكْرَهُ سِنُّ غَيْرِهِ قال وَلَا يُشْبِهُ سِنُّهُ سِنَّ مَيِّتٍ أَسْتَحْسِنُ ذلك وَبَيْنَهُمَا عِنْدِي فَصْلٌ وَلَكِنْ لم يَحْضُرْنِي وَوَجْهُ الْفَصْلِ له من وَجْهَيْنِ أَحَدُهُمَا أَنَّ سِنَّ نَفْسِهِ جُزْءٌ مُنْفَصِلٌ لِلْحَالِ عنه لَكِنَّهُ يُحْتَمَلُ أَنْ يَصِيرَ مُتَّصِلًا في الثَّانِي بِأَنْ يَلْتَئِمَ فَيَشْتَدُّ بِنَفْسِهِ فَيَعُودُ إلَى حَالَتِهِ الْأُولَى وَإِعَادَةُ جُزْءٍ مُنْفَصِلٍ إلَى مَكَانِهِ لِيَلْتَئِمَ جَائِزٌ كما إذَا قُطِعَ شَيْءٌ من عُضْوِهِ فَأَعَادَهُ إلَى مَكَانِهِ فَأَمَّا سِنُّ غَيْرِهِ فَلَا يُحْتَمَلُ ذلك وَالثَّانِي أَنَّ اسْتِعْمَالَ جُزْءٍ مُنْفَصِلٍ عن غَيْرِهِ من بَنِي آدَمَ إهَانَةٌ بِذَلِكَ الْغَيْرِ وَالْآدَمِيُّ بِجَمِيعِ أَجْزَائِهِ مُكَرَّمٌ وَلَا إهَانَةَ في اسْتِعْمَالِ جُزْءِ نَفْسِهِ في الْإِعَادَةِ إلَى مَكَانِهِ وَجْهُ قَوْلِهِمَا أَنَّ السِّنَّ من الْآدَمِيِّ جُزْءٌ منه فإذا انْفَصَلَ اسْتَحَقَّ الدَّفْنَ كَكُلِّهِ وَالْإِعَادَةُ صَرْفٌ له عن جِهَةِ الِاسْتِحْقَاقِ فَلَا تَجُوزُ وَهَذَا لَا يُوجِبُ الْفَصْلَ بين سِنِّهِ وَسِنِّ غَيْرِهِ۔ **واللہ اعلم بالصواب**

احقر شاہ محمد تفضل علی

دار الافتاء دار العلوم کراچی

۳۰/۱/۱۴۳۳ھ

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ

۳۰/۱/۱۴۳۳ھ